



سوال

(100) نماز جمع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب مقامی طور پر کسی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کیا جائے تو پہلے اور بعد کی موکدہ سنتوں کو پڑھا جائے یا چھوڑ دیا جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دو نمازوں کو کسی معقول سبب کی بنا پر جمع کیا جاسکتا ہے جیسا کہ سفر و خوف 'بارش' آندھی 'بیماری' و نقابست وغیرہ۔ لیکن بلا وجہ نمازوں کو جمع کرنا درست نہیں، بلا سبب جمع کرنا کسی حدیث یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے عمل سے ثابت نہیں ہے۔ بلکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بلا وجہ نمازوں کو جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں شامل کیا ہے۔ پھر سنن و نوافل کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ لیکن مقیم ہونے کی صورت میں پہلی نماز کے بعد والی سنتیں نہیں پڑھنی چاہئیں، مثلاً ظہر اور عصر کو جمع کیا ہے تو ظہر کی آخری سنتیں اور اگر مغرب و عشاء کو جمع کیا ہے تو مغرب کی دو سنتیں نہ پڑھی جائیں، البتہ عشاء کے بعد کی دو سنتیں اور وتر وغیرہ پڑھنے چاہئیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ انہوں نے بصرہ میں ظہر اور عصر جمع کر کے ادا کیں۔ اور ان کے درمیان کچھ نہ پڑھا، پھر مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا، ان کے درمیان بھی کچھ نہ پڑھا، نیز آپ نے کسی مصروفیت کی بنا پر ایسا کیا، پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات اکٹھی پڑھی تھیں، اور آپ نے درمیان میں کچھ نہ پڑھا تھا۔ (سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب الجمع بین الصلواتین فی الحضرة)

اس حدیث کے پیش نظر حضر میں دو نمازوں کو جمع کرتے وقت پہلی نماز کی بعد والی سنتیں چھوڑ دینے میں چنداں حرج نہیں ہے۔ (معنی ابن قدامہ میں اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔) (معنی ابن قدامہ: ج 3 ص 127 تا 140)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

